

تاریخ طبری کے مآخذ

نوشتہ : ڈاکٹر جواد علی، عراق اکادمی، بغداد
ترجمہ : نثار احمد فاروقی، دہلی یونیورسٹی، دہلی ۷

~~~~~(۸)~~~~~

(گذشتہ سے پیوستہ)

ابن اسحق نے اپنی تالیف کو ذہ کے طبقہ، اشرف کے اُن رواۃ میں اچھی طرح شائع کر دی تھی جنہوں نے تاریخ کو کوفیوں کا خاص رنگ دیا، اس نے اپنی سیرۃ کی روایت کو یحییٰ بن سعید الاموی تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ ایسے متعدد رواۃ پیدا ہو گئے جنہوں نے ابن اسحق کی سیرت کو آگے بڑھایا، ان میں ایک ہارون بن ادریس <sup>لم</sup> ہے، جسے رداۃ کو ذہ کا سرخیل سمجھا جاتا ہے، اس نے مخازی ابن اسحق کا علم اپنے شیخ عبدالرحمن بن محمد بن زیاد ابو محمد الکوفی الحارثی (متوفی ۱۹۵ھ) سے نقل کیا جو ابن اسحق کے راویوں میں سے تھا، پھر اس سے علماء کی ایک بڑی جماعت نے انڈیکیا۔ جس میں ہناد بن السریجی ہیں جن کا اوپر ذکر آچکا ہے، ان کے پاس بھی سیرت <sup>لم</sup> کا ایک نسخہ موجود تھا۔ اور اس جماعت میں ابو کریم بھی ہیں جو طبری کے استاذ ہیں، ان کا ذکر طبری کے اسناد میں

۱۔ تاریخ طبری میں ان کا نام دو جگہ آیا ہے۔ دیکھو پہلا ایڈیشن / ۵۷۳ - ۹۷۰

۲۔ عبدالرحمن بن محمد الحارثی۔ اشذرات / ۳۲۳ - تذکرۃ الحفاظ / ۲۸۷ ان کا نام تاریخ طبری میں پانچ

جگہ آیا ہے ملاحظہ ہو پہلا ایڈیشن / ۱۱۵ - ۱۹۷ - ۳۸۶ - ۵۷۳ - ۹۷۰ -

۳۔ سنان ابن سنان / ۸۳۸ - تہذیب التہذیب / ۸۶/۹ - تذکرۃ الحفاظ / ۲۸۷ - اشذرات / ۳۲۳ -

بار بار آتا ہے ان پر ہم آئندہ بحث کریں گے۔

سیرۃ ابن اسحاق بصرہ میں بھی اسی طرح معروف تھی۔ یہ وہ شہر ہے جو سنج، نخت، قنص اور اخبار میں کونے کا عقاب لکرا تھا۔ اس شہر میں ایک ایسی جماعت موجود تھی جس کا ان صنعاویوں سے ربط ضبط تھا جو اسرائیلیات کی مدایت کثرت سے کرتے تھے۔ لیکن یہ شہر اخبار اور تاریخ کے معاملے میں کوفے سے بازی لے جا سکا۔ علماء کی ایک جماعت نے ان سے سیرۃ کی روایت کی جن میں ابن مثنیٰ بھی ہیں۔ جن کا حوالہ بار بار تاریخ طبری میں آتا ہے۔ ان کا لہذا نام محمد بن المثنیٰ بن عبید بن قیس بن دینار الغزی ابو موسیٰ البصری الحافظ (متوفی ۲۵۲ھ) ہے۔ الطبری نے اپنے سفر بصرہ کے زمانے میں ان سے اخذ کیا تھا اور ابن المثنیٰ نے سیرۃ کو دعب بن جریر بن حسانم ابو العباس البصری الحافظ (متوفی ۲۵۲ھ) سے اخذ کیا تھا جو بصرہ کے معروف علماء میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی تھی نیز جویریہ سے اور اسی دعب کے دوسرے رعاۃ سے بھی نقل کیا ہے۔ ان کے اخبار آپ کو کتاب انساب الاشراف میں بھی ملیں گے۔ جن سے اندازہ ہو گا کہ یہ شہر مورخوں میں سے تھے۔

سیرۃ کے نسخے | لیکن الطبقات کے مؤلف ابن سعد نے — جیسا کہ الطبقات الکبریٰ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے، سیرۃ ابن اسحاق کے اس نسخے سے مدلی ہے جس کی روایت شہر بغداد میں ابراہیم بن سعد بن ابراہیم ابن عرفان الہری (متوفی بین ۱۸۲ھ و ۱۸۵ھ) نے کی تھی۔ یہ مدینہ کے باشندے اور ابن اسحاق کے دوستوں میں تھے اور اس سے احکام کی بہت سی حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں، مغازی بھی نقل کئے ہیں،

لے تہذیب التہذیب ۲۲۵/۹ - تذکرۃ الحفاظ ۸۶/۲ - الشذرات ۱۲۶/۲ ان کا نام ۴۰ سے زیادہ مقامات پر آیا ہے۔  
رجوع کنید : فہرست الطبری ۵۲۸ - لے تہذیب التہذیب ۱۶۱/۱۱ - تذکرۃ الحفاظ ۳۰۴/۱ - الشذرات ۳۱/۳  
ابن المثنیٰ سے ابو بشر محمد بن احمد الدولابی نے بھی روایت کیا۔ دیکھیے ۵۶/۱ وغیر۔

لے انساب الاشراف لاحمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری۔ الجرد الخاص - القدس ۳۳۱ و ۳۳۲ صفحات ۵۰، ۸۴، ۸۸، ۹۶، ۱۰۱، ۱۲۳، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۰، ۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۵، ۲۵۸، ۲۶۱، ۲۶۲، ۳۳۳ وغیر۔  
لے تذکرۃ الحفاظ ۲۳۲/۱ الشذرات ۳۰۵/۱ - الدولابی ۹۹/۱ -

یہ کہا جاتا ہے کہ وہ واحد مدنی ہیں جنہوں نے سیرۃ ابن اسحق کی روایت کی ہے۔ ایک اور نسخہ بھی ابن سعد کے پیش نظر رہا جو ابن اسحق کے ایک راوی اور کاتب ہارون بن ابو عیسیٰ الشامی کا تھا۔ اپنے شیخ ابن اسحق سے روایت کرنے میں انہیں معتبر سمجھا گیا ہے۔ تیسرا ایک نسخہ اور تھا جو محمد بن عبداللہ بن نصیر الہمدانی ابو عبد الرحمن الکوئی النخعی کے پاس تھا جو کہ ذکے ممتاز محدثوں میں تھے۔ اور ان محدودے چند اشخاص میں ہیں جن سے اہل الحدیث خوش ہیں۔ انہوں نے شہر حرّان میں انتقال کیا۔ میرا خیال ہے کہ النخعی کا یہ نسخہ ابراہیم بن سعد کے نسخے سے نقل ہوا تھا کیوں کہ یہ ممکن نہیں کہ النخعی نے جن کا انتقال ۳۳۴ھ میں ہوا تھا۔ ابن اسحق (متوفی ۱۵۵ھ) سے اخذ کیا ہو۔ اگرچہ ابن الندیم نے اپنی کتاب میں یہ صراحت کی ہے کہ النخعی نے کتاب السیرۃ والمبتدأ والمغازی کی روایت ابن اسحق سے کی تھی بلکہ

راویوں کے نزدیک مشہور بات یہ ہے کہ ابن اسحق نے خلیفہ ابو جعفر المنصور کی فرمائش کی تعمیل میں سیرۃ کی تالیف کی تھی، جس سے وہ حیرہ میں ملا تھا۔ رواۃ کہتے ہیں کہ جب ابن اسحق باریاب ہوا تو خلیفہ کے پاس اس کا بیٹا المہدی بیٹھا ہوا تھا، جب اس سے آنکھیں چار ہوئیں تو خلیفہ نے پوچھا: ابن اسحق، کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں یہ امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہیں! خلیفہ نے کہا: ”بس تو ان کے لئے ایک کتاب لکھ دو جس میں تخلیق آدم سے ایں دم تک کے حالات ہوں“ ابن اسحق نے واپس آکر کتاب لکھنی شروع کی اور جب اسے لے کر دوبارہ گیا تو خلیفہ نے کہا: ”تم نے اسے بہت طویل کر دیا، جاؤ اسے مختصر کر کے لاؤ۔“ اب کی

لے ان سے ”کتاب السیرۃ والمبتدأ والمغازی“ کی روایت کی گئی ہے“ الارشاد ۶/۴۰۱ - الغرست/۱۳۶

طبقات ابن سعد ج ۳ قسم ۲۵/۱ مقدمہ ج ۳ قسم ۵۱/۲ - تہذیب التہذیب ۱/۱۲۱

ابراہیم بن سعد اپنے زمانے میں اہل مدینہ میں حدیث کے سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے۔ یہ بغداد

میں بیت المال کے نگران تھے اور ہارون الرشید ان کی بہت عزت کرتا تھا۔

لے الطبقات ج ۳ قسم ۲۵/۱ ج ۳ قسم ۵۱/۲ - تہذیب التہذیب ۱/۱۰۱ - ان کے بیٹے عبداللہ بن ہارون نے

اور معلی بن اسد العمی نے ان سے روایت کیا۔ البخاری کا قول ہے کہ وہ ابن اسحق کے سوا دوسروں کی حدیث میں

غلطی کرتے ہیں۔ ۳ الغرست/۱۳۶ - شذرات الذهب ۲/۸۰ تذکرۃ الحفاظ ۲/۲۲

SPRENGER : ZDMG XIV P 288

مرتبہ اس نے کتاب کا خلاصہ تیار کیا، اور یہ بتا دیا کہ کتاب (سیرۃ) وہی خلاصہ ہے، اسے امیر المؤمنین کے خزانے میں داخل کر لیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابن اسحاق نے یہ کتاب کاغذوں پر لکھی تھی پھر وہ کاغذات سلم بن فضل کے پاس آگئے تھے اسی لیے سلم بن فضل کی روایت کو دوسرے روادے سیرۃ پر فوقیت حاصل ہوئی۔

واقعہ یہ ہے کہ ابن اسحاق نے مدینہ کے زمانہ قیام ہی میں سیرۃ کی تصنیف مکمل کر لی تھی۔ اس کے بعد ۹۳۲ میں وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوا۔ اس نے سیرۃ کو اہل مدینہ کے طریقے پر ترتیب دیا اور اسے مدینہ کے راویوں ہی سے اخذ کیا تھا۔ یہاں سے وہ اسے اپنے ساتھ لیتا گیا اور عراق کو جاتے ہوئے راستے میں جن علماء سے ملاقات ہوئی انہیں اس کی روایت کرنے کی اجازت دیتا گیا، پھر جب وہ عراق پہنچا تو ایک نسخہ اس نے ضیہ کو بھی پیش کر لیا۔ یہاں سے وہ رے گیا اور اہمدی سے ملا اور رے کے علماء کی ایک جماعت کو روایت سیرت کی اجازت دی، اور شاید اس نے خود ایک نسخہ رے کے قاضی سلم بن فضل کو دیا۔ یہاں سے بغداد کو واپس ہوا جہاں ۱۵۱ھ یا ۱۵۲ھ میں یا اس سے کچھ بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

**سیرۃ ابن اسحاق کی تالیف تین حصوں میں ہوئی ہے :** المبتداء اور قصص انبیاء و المبدأ، جو زمانہ ما قبل اسلام کی تاریخ ہے، یا زیادہ صحیح لفظوں میں ابتدائے آفرینش سے رسول اللہ کی ولادت کے زمانے تک کی دنیا کی تاریخ ہے یہ سیرۃ کا پہلا باب یا مقدمہ ہے۔ پھر دوسرا حصہ سیرۃ و مخازی کا ہے جسے اس نے بعد میں باب آتا ہے جسے کتاب الخلفاء کہا گیا ہے۔

۱) تاریخ بغداد ۲۲۱/۱ - ۲۲۱/۱ - ۲۰۵ - BROCKELMANN: SUPPL. VOL I/205

۲) FÜCK: MOHAMMED IBN ISHAQ (FRANK-FURT 1925)

۳) ابن سعد: الطبقات ۲/۷ ابن قتیبة: المعارف ۲۲۸/۱ - ابن النديم: الفہرست ۱۳۶/۱

۴) یاقوت: الارشاد ۳۹۹/۵ - ابن خلکان: الوفيات ۶۲۳/۱ - الذہبی: میزان الاعتدال ۳/۳

۵) ابن حجر: التہذیب ۲۲۸/۹ - اور عبد الملک بن حشام نے ابن اسحاق کی کتابوں سے اخذ کیا پھر جس نے بھی

یہ سیرۃ کے موضوع پر کچھ کہا ہے وہ اس پر اعتماد کرتا ہے۔ الشذرات ۱/۲۳۰ -

۶) المبتداء الفہرست ۹۲ (دمبراً الخلق) ابن حشام طبع و مستنفاذ ۸/۲ (المبدأ و قصص الانبیاء)

۷) الفہرست الخلیفہ ۲/۲۳۵ (کتاب المنازی) ENCY V. 2 P. 390 - ۳۵۰ کتاب الخلفاء مستشرقین KARADAGIC کا خیال ہے کہ RAINER کے مجموعے میں جو اوراق ہیں ممکن ہے کہ وہ سیرۃ ابن اسحاق کے نسخہ ہی ہیں۔

ایک گروہ سیرۃ اور مخازی میں فرقی کرتا ہے۔ جو لوگ اسے الگ الگ بیان کرتے ہیں وہ مخازی میں ایسی باتیں بھی شامل کر دیتے ہیں جو مخازی رسولؐ کے ذیل میں نہیں آتیں مگر ان کا مقصد اس حصے کی ضخامت بڑھانا ہوتا ہے۔ ابی ہشام نے پہلے حصے پر کم توجہ مرکوز کی ہے۔ لیکن الطبری اس کی نقل میں بغل نہیں کرتا اور المبدأ کے سلسلے میں ابوالولید احمد بن محمد ابوالولید بن الازرقی صاحب کتاب اخبار کما المشرف نے اپنے پوتے ابوالولید محمد بن عبداللہ الازرقی اور مطہر بن طاہر سلجی کی روایت سے نقل کیا ہے بلکہ

بظاہر تیسرے باب یعنی کتاب الخلفاء میں بہت کچھ گھڑت تھی اسی لیے مؤرخین نے اس کی طرف قابل ذکر انتقادات نہیں کیا۔ نہ اس نے وہ شہرت حاصل کی جو سیرۃ کو حاصل ہوئی، لیکن اس حصے سے الطبری نے خلفائے راشدین اور خلافتِ معاویہ نیز خلافتِ اموی کے ابتدائی دور کی تاریخ لکھنے میں استفادہ کیا ہے یہ حصہ اس نے اپنے شیخ محمد بن حمید سے اس نے شیخ عمر بن شہب سے (عن زہیر عن وہیب عن ابیہ عن ابن اسحاق) سے اخذ کیا ہے۔ عمر بن شہب بھی علی بن مجاہد بن رفیع الکلبی ابو مجاہد (متوفی بعد ۱۸۰ھ) سے اخذ کرتا ہے جو مخازی میں ایک کتاب کا مصنف تھا اور ابن اسحاق اور ابو معشر السندی سے مخازی کی روایت کرنے والوں میں شامل ہے۔ اس نے امویوں کے اخبار کے پر مشتمل ایک کتاب بھی لکھی تھی۔

"تاریخ طبری میں متعدد مقامات پر اس کا نام آیا ہے۔ یہ اس کے بارے میں ہم آئندہ تفصیل سے لکھیں گے جب امویوں کی تاریخ زیر بحث آئے گی۔ اسی طرح ابلماذری کی کتاب النسب الاشراف میں بھی کسی جگہ اس کا حوالہ ان مواقع پر آیا ہے جہاں اس نے بنو امیہ کے اخبار کا ذکر کیا ہے۔ یہ اور یہ شاید اس نے کسی ایسی کتاب سے اخذ کیا ہے جو امویوں کی تاریخ پر مشتمل تھی۔

۱۔ "اخبار کما المشرف" تاریخ کما المشرف - BROCKELMANN : SUPPL VOL I / 209

۲۔ الطبری، تاریخ الطبری - تاریخ معاویہ وسعد - ENCYCLOPAEDIA VOL I P 542

۳۔ تہذیب التہذیب ۴/ ۳۷۷ - تاریخ بغداد ۱۲/ ۱۰۶ - الطبری ۶/ ۱۶۶

۴۔ کشف الظنون ۱/ ۲۸۹ - ۵۔ فہرست الطبری ۳۹۹ - ۶۔ النسب الاشراف (حصہ ۲ ج ۲۰)

صفحات ۶ - ۱۴۱ - ۱۴۶ - جلد ۵/ ۲۶۳ -

سیرۃ ابن اسحق میں | اشعار کی حیثیت |  
 ابن اسحق نے اپنی سیرۃ میں اشعار کی بڑی دافر مقدار استعمال کی ہے اور اس کا اندازہ  
 یوں کیا جاسکتا ہے کہ ہم ابن ہشام کے ہاں اشعار کی مقدار پر نظر ڈالیں، کیوں کہ اس نے  
 ان بہت سے شعروں کو چھوڑ دیا ہے جنہیں ابن اسحق نے استعمال کیا تھا، پھر بھی جو کچھ بچا ہے وہ پوری کتاب  
 کے پانچویں حصے کی برابر ہے وہ ابن اسحق پر یہ الزام لگاتا ہے کہ اس نے شعروں کے معاملے میں صحیح اور ناسد کی تمیز بھی  
 نہیں کی اور یہ کہ اس کے لئے اشعار گھر ڈر لوگ لاتے تھے اور اس سے کہتے تھے کہ انہیں کتاب سیرۃ میں شامل  
 کر لیا جائے اور وہ ایسا ہی کرتا تھا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کی کتاب میں ایسے اشعار آگئے ہیں جو روانۂ شعر کے  
 نزدیک غیر معتبر ہیں بلکہ اسی لئے ابن ہشام نے سیرۃ ابن اسحق میں آنے والے اشعار کی بڑی مقدار کو حذف  
 کر دیا ہے، کیوں کہ کسی اہل علم نے اسے شعر کے معاملے میں معتمد نہیں گردانا، یا اس لئے کہ اس کے شیخ ابوالکائی  
 نے جس نے خود ابن اسحق سے سیرۃ کی روایت اخذ کی تھی، ان اشعار کی قرأت نہیں کی تھی۔

وہ اس معاملے میں ابن اسحق کو مطعون کرتا ہے، مگر فی الواقع ابن اسحق پہلا شخص نہیں ہے جس نے  
 گھڑے ہوئے اشعار کتاب میں داخل کیے ہوں، نہ وہ غلط اور صحیح شعروں میں تمیز کر سکنے کے معاملے میں مغلوب  
 بلکہ زمانہ ناقابل اسلام سے متعلق جو اخبار و انساب کی کتابیں وجود میں آئیں ان میں جعلی شعروں کی یہ تعداد برابر  
 بڑھتی گئی ہے۔ اور محدث کی یہ نظر تہوتی ہے کہ وہ ہر روایت پر اعتماد کر لیتا ہے کیونکہ اس کی نظریں راوی کا  
 ایک اعتبار ہے اور وہ روایات کو معتبر جانتا ہے، اسی ایک بات سے راویوں کو کلک و پہلو ظاہر ہو جاتا ہے۔  
 اہل مدینہ پر روایت کی گرفت بہت مضبوط تھی اور اسی لئے وہ "سند" کو اہمیت دیتے تھے اور رائے  
 کو پسند نہ کرتے تھے اس معاملے میں وہ اہل عراق کے تعین تھے، خاص طور سے اہل کوفہ کے۔ جو رائے اور  
 قیاس کا آواز استعمال کرتے تھے۔ اکثر حالات میں اہل مدینہ کے اسانید قوی، پختہ اور مستحکم ہوتے تھے۔  
 ان میں ربط و تسلسل بھی پایا جاتا تھا، مگر اس کے باوجود ان میں اتنی سخت نہیں تھی کہ رائے کے مقابلے میں  
 ایک سکیں یا نقاد کی تنقید جھیل جائیں۔ اسی سبب سے اہل مدینہ کے نزدیک سیرۃ بھی اگرچہ واضح اور متصلہ  
 الاسانید تھی لیکن اس کی بنیادیں اتنی پائیدار نہ تھیں جتنی سیرۃ کی ان کتابوں کی ہیں جو علم سیرۃ کا مرکز حجاز

سے عراق کو منتقل ہونے کے بعد کوفے میں مرتب کی گئیں۔ محمد بن اسحق حقیقت میں اہل مدینہ کے رحمان کی نامزدگی کرتا ہے اس لئے شاید اس نے یہ جعلی اشعار جان بوجھ کر سیرۃ میں داخل نہ کئے ہوں گے بلکہ ان کی ذمہ داری ان راویوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے ابن اسحق تک انہیں پہنچایا ہے۔

قواعد اسناد کی | علمائے حدیث نے ابن اسحق پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ وہ قواعد اسناد کی خلاف ورزی خلاف ورزی کرتا ہے اور اخذ روایت میں پوری طرح محتاط نہیں رہتا اور یہ باتیں اہل الحدیث کے نزدیک نامناسب ہیں اس لئے ان کی نظر میں ابن اسحق کی سندیں غیر مربوط اور شکستہ ہیں مثلاً اس کا یہ قول: "حَدَّثَنِي مَنْ لَا أَتَقَرُّهُ عَلَيْهِ" یا "حَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ" یا "حَدَّثَنِي أَنَّهُ... " یا "يُقَالُ... " یا "حَدَّثَنَا... " وغیرہ من اهل العلم انت... "۔

وغیرہ یہ وہ مثالیں ہیں جو سیرۃ ابن عسّام میں یا سیرۃ ابن اسحق سے منقول ہو کر تاریخ طبری میں ملتی ہیں۔ اگر یہ مثالیں قابل نقد و جرح ہو سکتی ہیں تو ان کا اطلاق الطبری پر اور اس جیسے بہت سے مورخوں پر بھی ہوتا ہے جنہوں نے طریقہ اسناد کا اتباع کیا ہے لیکن روایت کی شرائط کو پورا نہیں کیا۔

پھر ابن اسحق پر یہ الزام ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ سے اخذ کرتا ہے اور ان پر اعتماد کرتا ہے اور انہیں "اہل العلم الاول" بتاتا ہے۔ اس کی سیرۃ میں متعدد مقامات ایسے ہیں جو اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ اسکے سوا اور لوگوں نے بھی اہل کتاب سے اخذ کیا تھا، لیکن اتنی کثرت سے نہیں، لہذا ان سے کسی غریب روایت کو قبول کیا تھا اس لئے انہیں مطعون نہیں کیا جاتا۔

اس کی کتاب کے بعض حصے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ نقل پر بھروسہ کرنے میں مبالغہ کی حد تک جائزوالوں میں سے ہے اسی لئے اہل کتاب نے جو کچھ اُس کے سامنے یہ کہہ کر روایت کیا کہ یہ "علم الاول" ہے یا ان کے صحف سماوی میں آیا ہے اس نے ان کی تصدیق کر دی۔ اس حصے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہی ہے جو ان حصوں میں بیان ہوا ہے جنہوں نے اسرائیلیات کی عجیب و غریب باتوں کی تصدیق کی ہے۔

(باقی)

۱۳۶/۱ - ۱۳۷/۱ - ۱۳۸/۱ - ۱۳۹/۱ - ۱۴۰/۱ - ۱۴۱/۱ - ۱۴۲/۱ - ۱۴۳/۱ - ۱۴۴/۱ - ۱۴۵/۱ - ۱۴۶/۱ - ۱۴۷/۱ - ۱۴۸/۱ - ۱۴۹/۱ - ۱۵۰/۱ - ۱۵۱/۱ - ۱۵۲/۱ - ۱۵۳/۱ - ۱۵۴/۱ - ۱۵۵/۱ - ۱۵۶/۱ - ۱۵۷/۱ - ۱۵۸/۱ - ۱۵۹/۱ - ۱۶۰/۱ - ۱۶۱/۱ - ۱۶۲/۱ - ۱۶۳/۱ - ۱۶۴/۱ - ۱۶۵/۱ - ۱۶۶/۱ - ۱۶۷/۱ - ۱۶۸/۱ - ۱۶۹/۱ - ۱۷۰/۱ - ۱۷۱/۱ - ۱۷۲/۱ - ۱۷۳/۱ - ۱۷۴/۱ - ۱۷۵/۱ - ۱۷۶/۱ - ۱۷۷/۱ - ۱۷۸/۱ - ۱۷۹/۱ - ۱۸۰/۱ - ۱۸۱/۱ - ۱۸۲/۱ - ۱۸۳/۱ - ۱۸۴/۱ - ۱۸۵/۱ - ۱۸۶/۱ - ۱۸۷/۱ - ۱۸۸/۱ - ۱۸۹/۱ - ۱۹۰/۱ - ۱۹۱/۱ - ۱۹۲/۱ - ۱۹۳/۱ - ۱۹۴/۱ - ۱۹۵/۱ - ۱۹۶/۱ - ۱۹۷/۱ - ۱۹۸/۱ - ۱۹۹/۱ - ۲۰۰/۱ - ۲۰۱/۱ - ۲۰۲/۱ - ۲۰۳/۱ - ۲۰۴/۱ - ۲۰۵/۱ - ۲۰۶/۱ - ۲۰۷/۱ - ۲۰۸/۱ - ۲۰۹/۱ - ۲۱۰/۱ - ۲۱۱/۱ - ۲۱۲/۱ - ۲۱۳/۱ - ۲۱۴/۱ - ۲۱۵/۱ - ۲۱۶/۱ - ۲۱۷/۱ - ۲۱۸/۱ - ۲۱۹/۱ - ۲۲۰/۱ - ۲۲۱/۱ - ۲۲۲/۱ - ۲۲۳/۱ - ۲۲۴/۱ - ۲۲۵/۱ - ۲۲۶/۱ - ۲۲۷/۱ - ۲۲۸/۱ - ۲۲۹/۱ - ۲۳۰/۱ - ۲۳۱/۱ - ۲۳۲/۱ - ۲۳۳/۱ - ۲۳۴/۱ - ۲۳۵/۱ - ۲۳۶/۱ - ۲۳۷/۱ - ۲۳۸/۱ - ۲۳۹/۱ - ۲۴۰/۱ - ۲۴۱/۱ - ۲۴۲/۱ - ۲۴۳/۱ - ۲۴۴/۱ - ۲۴۵/۱ - ۲۴۶/۱ - ۲۴۷/۱ - ۲۴۸/۱ - ۲۴۹/۱ - ۲۵۰/۱ - ۲۵۱/۱ - ۲۵۲/۱ - ۲۵۳/۱ - ۲۵۴/۱ - ۲۵۵/۱ - ۲۵۶/۱ - ۲۵۷/۱ - ۲۵۸/۱ - ۲۵۹/۱ - ۲۶۰/۱ - ۲۶۱/۱ - ۲۶۲/۱ - ۲۶۳/۱ - ۲۶۴/۱ - ۲۶۵/۱ - ۲۶۶/۱ - ۲۶۷/۱ - ۲۶۸/۱ - ۲۶۹/۱ - ۲۷۰/۱ - ۲۷۱/۱ - ۲۷۲/۱ - ۲۷۳/۱ - ۲۷۴/۱ - ۲۷۵/۱ - ۲۷۶/۱ - ۲۷۷/۱ - ۲۷۸/۱ - ۲۷۹/۱ - ۲۸۰/۱ - ۲۸۱/۱ - ۲۸۲/۱ - ۲۸۳/۱ - ۲۸۴/۱ - ۲۸۵/۱ - ۲۸۶/۱ - ۲۸۷/۱ - ۲۸۸/۱ - ۲۸۹/۱ - ۲۹۰/۱ - ۲۹۱/۱ - ۲۹۲/۱ - ۲۹۳/۱ - ۲۹۴/۱ - ۲۹۵/۱ - ۲۹۶/۱ - ۲۹۷/۱ - ۲۹۸/۱ - ۲۹۹/۱ - ۳۰۰/۱ - ۳۰۱/۱ - ۳۰۲/۱ - ۳۰۳/۱ - ۳۰۴/۱ - ۳۰۵/۱ - ۳۰۶/۱ - ۳۰۷/۱ - ۳۰۸/۱ - ۳۰۹/۱ - ۳۱۰/۱ - ۳۱۱/۱ - ۳۱۲/۱ - ۳۱۳/۱ - ۳۱۴/۱ - ۳۱۵/۱ - ۳۱۶/۱ - ۳۱۷/۱ - ۳۱۸/۱ - ۳۱۹/۱ - ۳۲۰/۱ - ۳۲۱/۱ - ۳۲۲/۱ - ۳۲۳/۱ - ۳۲۴/۱ - ۳۲۵/۱ - ۳۲۶/۱ - ۳۲۷/۱ - ۳۲۸/۱ - ۳۲۹/۱ - ۳۳۰/۱ - ۳۳۱/۱ - ۳۳۲/۱ - ۳۳۳/۱ - ۳۳۴/۱ - ۳۳۵/۱ - ۳۳۶/۱ - ۳۳۷/۱ - ۳۳۸/۱ - ۳۳۹/۱ - ۳۴۰/۱ - ۳۴۱/۱ - ۳۴۲/۱ - ۳۴۳/۱ - ۳۴۴/۱ - ۳۴۵/۱ - ۳۴۶/۱ - ۳۴۷/۱ - ۳۴۸/۱ - ۳۴۹/۱ - ۳۵۰/۱ - ۳۵۱/۱ - ۳۵۲/۱ - ۳۵۳/۱ - ۳۵۴/۱ - ۳۵۵/۱ - ۳۵۶/۱ - ۳۵۷/۱ - ۳۵۸/۱ - ۳۵۹/۱ - ۳۶۰/۱ - ۳۶۱/۱ - ۳۶۲/۱ - ۳۶۳/۱ - ۳۶۴/۱ - ۳۶۵/۱ - ۳۶۶/۱ - ۳۶۷/۱ - ۳۶۸/۱ - ۳۶۹/۱ - ۳۷۰/۱ - ۳۷۱/۱ - ۳۷۲/۱ - ۳۷۳/۱ - ۳۷۴/۱ - ۳۷۵/۱ - ۳۷۶/۱ - ۳۷۷/۱ - ۳۷۸/۱ - ۳۷۹/۱ - ۳۸۰/۱ - ۳۸۱/۱ - ۳۸۲/۱ - ۳۸۳/۱ - ۳۸۴/۱ - ۳۸۵/۱ - ۳۸۶/۱ - ۳۸۷/۱ - ۳۸۸/۱ - ۳۸۹/۱ - ۳۹۰/۱ - ۳۹۱/۱ - ۳۹۲/۱ - ۳۹۳/۱ - ۳۹۴/۱ - ۳۹۵/۱ - ۳۹۶/۱ - ۳۹۷/۱ - ۳۹۸/۱ - ۳۹۹/۱ - ۴۰۰/۱ - ۴۰۱/۱ - ۴۰۲/۱ - ۴۰۳/۱ - ۴۰۴/۱ - ۴۰۵/۱ - ۴۰۶/۱ - ۴۰۷/۱ - ۴۰۸/۱ - ۴۰۹/۱ - ۴۱۰/۱ - ۴۱۱/۱ - ۴۱۲/۱ - ۴۱۳/۱ - ۴۱۴/۱ - ۴۱۵/۱ - ۴۱۶/۱ - ۴۱۷/۱ - ۴۱۸/۱ - ۴۱۹/۱ - ۴۲۰/۱ - ۴۲۱/۱ - ۴۲۲/۱ - ۴۲۳/۱ - ۴۲۴/۱ - ۴۲۵/۱ - ۴۲۶/۱ - ۴۲۷/۱ - ۴۲۸/۱ - ۴۲۹/۱ - ۴۳۰/۱ - ۴۳۱/۱ - ۴۳۲/۱ - ۴۳۳/۱ - ۴۳۴/۱ - ۴۳۵/۱ - ۴۳۶/۱ - ۴۳۷/۱ - ۴۳۸/۱ - ۴۳۹/۱ - ۴۴۰/۱ - ۴۴۱/۱ - ۴۴۲/۱ - ۴۴۳/۱ - ۴۴۴/۱ - ۴۴۵/۱ - ۴۴۶/۱ - ۴۴۷/۱ - ۴۴۸/۱ - ۴۴۹/۱ - ۴۵۰/۱ - ۴۵۱/۱ - ۴۵۲/۱ - ۴۵۳/۱ - ۴۵۴/۱ - ۴۵۵/۱ - ۴۵۶/۱ - ۴۵۷/۱ - ۴۵۸/۱ - ۴۵۹/۱ - ۴۶۰/۱ - ۴۶۱/۱ - ۴۶۲/۱ - ۴۶۳/۱ - ۴۶۴/۱ - ۴۶۵/۱ - ۴۶۶/۱ - ۴۶۷/۱ - ۴۶۸/۱ - ۴۶۹/۱ - ۴۷۰/۱ - ۴۷۱/۱ - ۴۷۲/۱ - ۴۷۳/۱ - ۴۷۴/۱ - ۴۷۵/۱ - ۴۷۶/۱ - ۴۷۷/۱ - ۴۷۸/۱ - ۴۷۹/۱ - ۴۸۰/۱ - ۴۸۱/۱ - ۴۸۲/۱ - ۴۸۳/۱ - ۴۸۴/۱ - ۴۸۵/۱ - ۴۸۶/۱ - ۴۸۷/۱ - ۴۸۸/۱ - ۴۸۹/۱ - ۴۹۰/۱ - ۴۹۱/۱ - ۴۹۲/۱ - ۴۹۳/۱ - ۴۹۴/۱ - ۴۹۵/۱ - ۴۹۶/۱ - ۴۹۷/۱ - ۴۹۸/۱ - ۴۹۹/۱ - ۵۰۰/۱ - ۵۰۱/۱ - ۵۰۲/۱ - ۵۰۳/۱ - ۵۰۴/۱ - ۵۰۵/۱ - ۵۰۶/۱ - ۵۰۷/۱ - ۵۰۸/۱ - ۵۰۹/۱ - ۵۱۰/۱ - ۵۱۱/۱ - ۵۱۲/۱ - ۵۱۳/۱ - ۵۱۴/۱ - ۵۱۵/۱ - ۵۱۶/۱ - ۵۱۷/۱ - ۵۱۸/۱ - ۵۱۹/۱ - ۵۲۰/۱ - ۵۲۱/۱ - ۵۲۲/۱ - ۵۲۳/۱ - ۵۲۴/۱ - ۵۲۵/۱ - ۵۲۶/۱ - ۵۲۷/۱ - ۵۲۸/۱ - ۵۲۹/۱ - ۵۳۰/۱ - ۵۳۱/۱ - ۵۳۲/۱ - ۵۳۳/۱ - ۵۳۴/۱ - ۵۳۵/۱ - ۵۳۶/۱ - ۵۳۷/۱ - ۵۳۸/۱ - ۵۳۹/۱ - ۵۴۰/۱ - ۵۴۱/۱ - ۵۴۲/۱ - ۵۴۳/۱ - ۵۴۴/۱ - ۵۴۵/۱ - ۵۴۶/۱ - ۵۴۷/۱ - ۵۴۸/۱ - ۵۴۹/۱ - ۵۵۰/۱ - ۵۵۱/۱ - ۵۵۲/۱ - ۵۵۳/۱ - ۵۵۴/۱ - ۵۵۵/۱ - ۵۵۶/۱ - ۵۵۷/۱ - ۵۵۸/۱ - ۵۵۹/۱ - ۵۶۰/۱ - ۵۶۱/۱ - ۵۶۲/۱ - ۵۶۳/۱ - ۵۶۴/۱ - ۵۶۵/۱ - ۵۶۶/۱ - ۵۶۷/۱ - ۵۶۸/۱ - ۵۶۹/۱ - ۵۷۰/۱ - ۵۷۱/۱ - ۵۷۲/۱ - ۵۷۳/۱ - ۵۷۴/۱ - ۵۷۵/۱ - ۵۷۶/۱ - ۵۷۷/۱ - ۵۷۸/۱ - ۵۷۹/۱ - ۵۸۰/۱ - ۵۸۱/۱ - ۵۸۲/۱ - ۵۸۳/۱ - ۵۸۴/۱ - ۵۸۵/۱ - ۵۸۶/۱ - ۵۸۷/۱ - ۵۸۸/۱ - ۵۸۹/۱ - ۵۹۰/۱ - ۵۹۱/۱ - ۵۹۲/۱ - ۵۹۳/۱ - ۵۹۴/۱ - ۵۹۵/۱ - ۵۹۶/۱ - ۵۹۷/۱ - ۵۹۸/۱ - ۵۹۹/۱ - ۶۰۰/۱ - ۶۰۱/۱ - ۶۰۲/۱ - ۶۰۳/۱ - ۶۰۴/۱ - ۶۰۵/۱ - ۶۰۶/۱ - ۶۰۷/۱ - ۶۰۸/۱ - ۶۰۹/۱ - ۶۱۰/۱ - ۶۱۱/۱ - ۶۱۲/۱ - ۶۱۳/۱ - ۶۱۴/۱ - ۶۱۵/۱ - ۶۱۶/۱ - ۶۱۷/۱ - ۶۱۸/۱ - ۶۱۹/۱ - ۶۲۰/۱ - ۶۲۱/۱ - ۶۲۲/۱ - ۶۲۳/۱ - ۶۲۴/۱ - ۶۲۵/۱ - ۶۲۶/۱ - ۶۲۷/۱ - ۶۲۸/۱ - ۶۲۹/۱ - ۶۳۰/۱ - ۶۳۱/۱ - ۶۳۲/۱ - ۶۳۳/۱ - ۶۳۴/۱ - ۶۳۵/۱ - ۶۳۶/۱ - ۶۳۷/۱ - ۶۳۸/۱ - ۶۳۹/۱ - ۶۴۰/۱ - ۶۴۱/۱ - ۶۴۲/۱ - ۶۴۳/۱ - ۶۴۴/۱ - ۶۴۵/۱ - ۶۴۶/۱ - ۶۴۷/۱ - ۶۴۸/۱ - ۶۴۹/۱ - ۶۵۰/۱ - ۶۵۱/۱ - ۶۵۲/۱ - ۶۵۳/۱ - ۶۵۴/۱ - ۶۵۵/۱ - ۶۵۶/۱ - ۶۵۷/۱ - ۶۵۸/۱ - ۶۵۹/۱ - ۶۶۰/۱ - ۶۶۱/۱ - ۶۶۲/۱ - ۶۶۳/۱ - ۶۶۴/۱ - ۶۶۵/۱ - ۶۶۶/۱ - ۶۶۷/۱ - ۶۶۸/۱ - ۶۶۹/۱ - ۶۷۰/۱ - ۶۷۱/۱ - ۶۷۲/۱ - ۶۷۳/۱ - ۶۷۴/۱ - ۶۷۵/۱ - ۶۷۶/۱ - ۶۷۷/۱ - ۶۷۸/۱ - ۶۷۹/۱ - ۶۸۰/۱ - ۶۸۱/۱ - ۶۸۲/۱ - ۶۸۳/۱ - ۶۸۴/۱ - ۶۸۵/۱ - ۶۸۶/۱ - ۶۸۷/۱ - ۶۸۸/۱ - ۶۸۹/۱ - ۶۹۰/۱ - ۶۹۱/۱ - ۶۹۲/۱ - ۶۹۳/۱ - ۶۹۴/۱ - ۶۹۵/۱ - ۶۹۶/۱ - ۶۹۷/۱ - ۶۹۸/۱ - ۶۹۹/۱ - ۷۰۰/۱ - ۷۰۱/۱ - ۷۰۲/۱ - ۷۰۳/۱ - ۷۰۴/۱ - ۷۰۵/۱ - ۷۰۶/۱ - ۷۰۷/۱ - ۷۰۸/۱ - ۷۰۹/۱ - ۷۱۰/۱ - ۷۱۱/۱ - ۷۱۲/۱ - ۷۱۳/۱ - ۷۱۴/۱ - ۷۱۵/۱ - ۷۱۶/۱ - ۷۱۷/۱ - ۷۱۸/۱ - ۷۱۹/۱ - ۷۲۰/۱ - ۷۲۱/۱ - ۷۲۲/۱ - ۷۲۳/۱ - ۷۲۴/۱ - ۷۲۵/۱ - ۷۲۶/۱ - ۷۲۷/۱ - ۷۲۸/۱ - ۷۲۹/۱ - ۷۳۰/۱ - ۷۳۱/۱ - ۷۳۲/۱ - ۷۳۳/۱ - ۷۳۴/۱ - ۷۳۵/۱ - ۷۳۶/۱ - ۷۳۷/۱ - ۷۳۸/۱ - ۷۳۹/۱ - ۷۴۰/۱ - ۷۴۱/۱ - ۷۴۲/۱ - ۷۴۳/۱ - ۷۴۴/۱ - ۷۴۵/۱ - ۷۴۶/۱ - ۷۴۷/۱ - ۷۴۸/۱ - ۷۴۹/۱ - ۷۵۰/۱ - ۷۵۱/۱ - ۷۵۲/۱ - ۷۵۳/۱ - ۷۵۴/۱ - ۷۵۵/۱ - ۷۵۶/۱ - ۷۵۷/۱ - ۷۵۸/۱ - ۷۵۹/۱ - ۷۶۰/۱ - ۷۶۱/۱ - ۷۶۲/۱ - ۷۶۳/۱ - ۷۶۴/۱ - ۷۶۵/۱ - ۷۶۶/۱ - ۷۶۷/۱ - ۷۶۸/۱ - ۷۶۹/۱ - ۷۷۰/۱ - ۷۷۱/۱ - ۷۷۲/۱ - ۷۷۳/۱ - ۷۷۴/۱ - ۷۷۵/۱ - ۷۷۶/۱ - ۷۷۷/۱ - ۷۷۸/۱ - ۷۷۹/۱ - ۷۸۰/۱ - ۷۸۱/۱ - ۷۸۲/۱ - ۷۸۳/۱ - ۷۸۴/۱ - ۷۸۵/۱ - ۷۸۶/۱ - ۷۸۷/۱ - ۷۸۸/۱ - ۷۸۹/۱ - ۷۹۰/۱ - ۷۹۱/۱ - ۷۹۲/۱ - ۷۹۳/۱ - ۷۹۴/۱ - ۷۹۵/۱ - ۷۹۶/۱ - ۷۹۷/۱ - ۷۹۸/۱ - ۷۹۹/۱ - ۸۰۰/۱ - ۸۰۱/۱ - ۸۰۲/۱ - ۸۰۳/۱ - ۸۰۴/۱ - ۸۰۵/۱ - ۸۰۶/۱ - ۸۰۷/۱ - ۸۰۸/۱ - ۸۰۹/۱ - ۸۱۰/۱ - ۸۱۱/۱ - ۸۱۲/۱ - ۸۱۳/۱ - ۸۱۴/۱ - ۸۱۵/۱ - ۸۱۶/۱ - ۸۱۷/۱ - ۸۱۸/۱ - ۸۱۹/۱ - ۸۲۰/۱ - ۸۲۱/۱ - ۸۲۲/۱ - ۸۲۳/۱ - ۸۲۴/۱ - ۸۲۵/۱ - ۸۲۶/۱ - ۸۲۷/۱ - ۸۲۸/۱ - ۸۲۹/۱ - ۸۳۰/۱ - ۸۳۱/۱ - ۸۳۲/۱ - ۸۳۳/۱ - ۸۳۴/۱ - ۸۳۵/۱ - ۸۳۶/۱ - ۸۳۷/۱ - ۸۳۸/۱ - ۸۳۹/۱ - ۸۴۰/۱ - ۸۴۱/۱ - ۸۴۲/۱ - ۸۴۳/۱ - ۸۴۴/۱ - ۸۴۵/۱ - ۸۴۶/۱ - ۸۴۷/۱ - ۸۴۸/۱ - ۸۴۹/۱ - ۸۵۰/۱ - ۸۵۱/۱ - ۸۵۲/۱ - ۸۵۳/۱ - ۸۵۴/۱ - ۸۵۵/۱ - ۸۵۶/۱ - ۸۵۷/۱ - ۸۵۸/۱ - ۸۵۹/۱ - ۸۶۰/۱ - ۸۶۱/۱ - ۸۶۲/۱ - ۸۶۳/۱ - ۸۶۴/۱ - ۸۶۵/۱ - ۸۶۶/۱ - ۸۶۷/۱ - ۸۶۸/۱ - ۸۶۹/۱ - ۸۷۰/۱ - ۸۷۱/۱ - ۸۷۲/۱ - ۸۷۳/۱ - ۸۷۴/۱ - ۸۷۵/۱ - ۸۷۶/۱ - ۸۷۷/۱ - ۸۷۸/۱ - ۸۷۹/۱ - ۸۸۰/۱ - ۸۸۱/۱ - ۸۸۲/۱ - ۸۸۳/۱ - ۸۸۴/۱ - ۸۸۵/۱ - ۸۸۶/۱ - ۸۸۷/۱ - ۸۸۸/۱ - ۸۸۹/۱ - ۸۹۰/۱ - ۸۹۱/۱ - ۸۹۲/۱ - ۸۹۳/۱ - ۸۹۴/۱ - ۸۹۵/۱ - ۸۹۶/۱ - ۸۹۷/۱ - ۸۹۸/۱ - ۸۹۹/۱ - ۹۰۰/۱ - ۹۰۱/۱ - ۹۰۲/۱ - ۹۰۳/۱ - ۹۰۴/۱ - ۹۰۵/۱ - ۹۰۶/۱ - ۹۰۷/۱ - ۹۰۸/۱ - ۹۰۹/۱ - ۹۱۰/۱ - ۹۱۱/۱ - ۹۱۲/۱ - ۹۱۳/۱ - ۹۱۴/۱ - ۹۱۵/۱ - ۹۱۶/۱ - ۹۱۷/۱ - ۹۱۸/۱ - ۹۱۹/۱ - ۹۲۰/۱ - ۹۲۱/۱ - ۹۲۲/۱ - ۹۲۳/۱ - ۹۲۴/۱ - ۹۲۵/۱ - ۹۲۶/۱ - ۹۲۷/۱ - ۹۲۸/۱ - ۹۲۹/۱ - ۹۳۰/۱ - ۹۳۱/۱ - ۹۳۲/۱ - ۹۳۳/۱ - ۹۳۴/۱ - ۹۳۵/۱ - ۹۳۶/۱ - ۹۳۷/۱ - ۹۳۸/۱ - ۹۳۹/۱ - ۹۴۰/۱ - ۹۴۱/۱ - ۹۴۲/۱ - ۹۴۳/۱ - ۹۴۴/۱ - ۹۴۵/۱ - ۹۴۶/۱ - ۹۴۷/۱ - ۹۴۸/۱ - ۹۴۹/۱ - ۹۵۰/۱ - ۹۵۱/۱ - ۹۵۲/۱ - ۹۵۳/۱ - ۹۵۴/۱ - ۹۵۵/۱ - ۹۵۶/۱ - ۹۵۷/۱ - ۹۵۸/۱ - ۹۵۹/۱ - ۹۶۰/۱ - ۹۶۱/۱ - ۹۶۲/۱ - ۹۶۳/۱ - ۹۶۴/۱ - ۹۶۵/۱ - ۹۶۶/۱ - ۹۶۷/۱ - ۹۶۸/۱ - ۹۶۹/۱ - ۹۷۰/۱ - ۹۷۱/۱ - ۹۷۲/۱ - ۹۷۳/۱ - ۹۷۴/۱ - ۹۷۵/۱ - ۹۷۶/۱ - ۹۷۷/۱ - ۹۷۸/۱ - ۹۷۹/۱ - ۹۸۰/۱ - ۹۸۱/۱ - ۹۸۲/۱ - ۹۸۳/۱ - ۹۸۴/۱ - ۹۸۵/۱ - ۹۸۶/۱ - ۹۸۷/۱ - ۹۸۸/۱ - ۹۸۹/۱ - ۹۹۰/۱ - ۹۹۱/۱ - ۹۹۲/۱ - ۹۹۳/۱ - ۹۹۴/۱ - ۹۹۵/۱ - ۹۹۶/۱ - ۹۹۷/۱ - ۹۹۸/۱ - ۹۹۹/۱ - ۱۰۰۰/۱